کونڈوں کی کہانی

www.KitaboSunnat.com

تحریر: الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کونڈوں کی کہانی

تحریر

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونڈوں کی کہانی

ماہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو خصوصا خواتین امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے (کونڈے) حلوہ وغیرہ سے بھر کر گھروں میں تقسیم کرتیں ہیں اور اس کے فیوض وبرکات پر عجیب وغریب داستانیں سناتیں ہیں جبکہ حقیقت میں شریعت میں ماہ رجب میں اس قسم کی بدعات کا کوئی تصور نہیں اور نہ ہی اس طرح کی ماہ رجب میں دیگر رسومات جو موجودہ دور میں ہیں، اسلام نے انکا کوئی تصور پیش کیا ہے۔آیندہ سطور میں ہم مختصر طور پر کونڈوں کی کہانی اور ماہ رجب میں کئے جانے والے افعال کا جائزہ لیں گے کہ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

داستانِ عجیب

یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے۔ان کے دور میں مدینہ منورہ میں ایک تنگ دست لکڑہارا رہا کرتا تھا۔تنگ دستی کے علاج کے لیے اس نے کسی دوسرے ملک میں جانے کا سوچا اور چل دیا۔

ادھر لکڑہارے کے چلے جانے سے گھر والوں کا واحد سہارا ان سے چھن گیا۔آخر لکڑہارے کی بیوی وزیر کی بیوی کی خادمہ بن گئی۔لکڑہارے کی بیوی اسی وزیر کی بیگم کے محل کے صحن میں جھاڑو دے رہی تھی کہ اچانک وہاں سے سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا جب اس محل کے صحن میں پہنچے تو اچانک رک گئے اور اپنے عقیدت مندوں سے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے اور آج کون سی تاریخ ہے۔عقیدت مندوں میں سے ایک آگے بڑھا۔اور دست بستہ (ہاتھ باندھے ہوئے) یہ عرض کیا: حضور! یہ رجب کا مہینہ ہے اور رجب کی بائیس تاریخ ہے۔

پھر پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رجب کی بائیس تاریخ کی کیا فضیلت ہے۔؟

عرض کیا: حضور ہی جانتے ہوں گے۔؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: او میرے مریدانِ خاص! آیئے پھر سن لیجیے! اس دن کی فضیلت یہ ہے اگر کوئی شخص مصیبت اور پریشانی میں گرفتار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو میرے نام کے کونڈے بھرے۔

اس کا طریقہ کار کیا ہوگا۔۔؟ وہ بازار سے نئے کونڈے (مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے) خرید کر لائے انہیں گھی میں تلی ہوئی میٹھی خستہ پوریوں سے بھرے، پھر چادر بچھا کر کونڈوں کو اس چادر پر رکھے اور پورے اعتقاد کے ساتھ میرا ختم دلائے، پھر میرا ہی وسیلہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرے تو اس کی ہر حاجت اور ہر مشکل حل ہو جائے گی۔ اور پھر اس طرح کے عمل سے کسی کی مراد پوری نہ ہو تو وہ قیامت کے دن میرا دامن پکڑ سکتا ہے اور مجھ سے اس کی باز پرس کر سکتا ہے۔ حضرت نے یہ سب کچھ فرمایا اور پھر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔

لکڑ ہارے کی خستہ حال بیوی نے تمام کام چھوڑ کر حضرت کے کونڈوں کا اہتمام کیا اور دعا کی: ''اے اللہ! امام صاحب کے صدقے میری تمام مصیبتیں دور کر دے، میرا شوہر خیریت سے گھر لوٹ آئے اور اپنے ساتھ کچھ مال و دولت بھی لائے۔''

جیسے ہی مدینے میں لکڑ ہارے کی بیوی نے کونڈے بھرے ویسے ہی لکڑ ہارے کے پردیس میں دن پھر گئے۔ وہ اس طرح کہ وہاں اُسے ایک شاہی خزانہ مل گیا۔ پھر ایک دن تمام مال و دولت اونٹوں اور گھوڑوں پر لاد کر مدینہ منورہ اپنے مکان پر پہنچا۔ گھر پہنچ کر لکڑ ہارے نے وزیر کے محل کے سامنے ایک عالی شان محل تعمیر کیا اور نوابوں کی طرح وہاں رہنا شروع کر دیا۔

ایک دن اتفاق سے وزیر کی بیگم اپنے محل کے بالاخانے پر چڑھی تو حیرانی سے لکڑ ہارے کی بیوی کو بلا بھیجا اور کہنے لگی: اری! کل تک تو تو دو وقت کی روٹی کو ترستی تھی، اور آج یہ ٹھاٹ باٹھ اس کی کیا وجہ ہے۔۔؟

اس نے داستان بیان کر دی۔ وزیر کی بیوی کونڈوں کی فضیلت پر ایمان نہ لائی تو اس کے شوہر پر غیب سے ایک مصیبت نازل ہوئی۔ اس پر ملکی خزانہ لوٹنے اور کرپشن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزام لگا اور اسے برطرف کرنے کے ساتھ ساتھ جلاوطن بھی کر دیا گیا۔ جو کل تلک وزیر تھا آج ملک چھوڑ کر جا رہا تھا۔ راستے میں چلتے ہوئے اس نے ایک خربوزہ خرید لیا کہ بھوک کے وقت کھالیں گے۔

اب دیکھیے۔۔۔! جس دن وہ معزول ہوا اسی دن شہزادہ شکار پر گیا اور شام کو گھر نہ آیا۔ مشیروں میں سے کسی نے کہا: عالی جاہ! ہوسکتا ہے کہ اسے معزول وزیر اعظم نے قتل کروا دیا ہو۔۔؟ وہ گرفتار ہو کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ وزیر کے ہاتھ میں رومال میں بندھا ہوا خربوزہ تھا۔ بادشاہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: حضور! خربوزہ ہے۔ لیکن جب رومال کھول کر دیکھا گیا تو خربوزے کی بجائے شہزادے کا خون میں لتھڑا ہوا سر تھا۔ وزیر بھی حیران تھا کہ یہ خربوزہ شہزادے کا سر کیسے بن گیا۔۔؟ حکم ہوا کہ ان دونوں کو جیل میں بھیج دیا جائے اور صبح سویرے انہیں پھانسی دے دی جائے۔ اب جیل میں میاں بیوی نے سوچا ہم سے ضرور کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے جس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ آخر وزیر کی بیگم کو یاد آ گیا کہ کافی دن ہوئے میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈوں کے عقیدے پر ایمان نہ لائی تھی۔ پھر دونوں نے رو رو کر اپنے گناہ کی معافی مانگی اور پختہ عزم کر لیا کہ اگر اس مصیبت سے نجات مل جائے تو ہم ضرور امام صاحب کے کونڈے بھریں گے۔

اب جیسے ہی بیگم نے عقیدت سے کونڈے بھرنے کا ارادہ کیا، حالات نے پلٹا کھایا۔ گم شدہ شہزادہ کونڈوں کی برکت سے صحیح سلامت واپس آ گیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا فوراً قیدیوں کو بلانے کا حکم دیا اور رومال کھول کر دیکھا تو وہاں شہزادے کے سر کی بجائے خربوزہ تھا۔ بادشاہ بڑا متاثر ہوا۔ وزیر کو دوبارہ اس کا عہدہ عطا کر دیا اور مزید خلعت فاخرہ سے نوازا۔ پھر شاہی محلات سے لے کر وزیر کے محل تک بڑی دھوم دھام اور اہتمام کے ساتھ کونڈے بھرنے کی ''رسم'' ادا کی گئی اور وزیر کی بیگم تو زندگی بھر ہر سال عقیدت کے ساتھ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے بھرتی رہی۔

کیا یہ سچ ہے۔۔؟

یہ داستانِ عجیب جس پر کونڈوں کی بنیاد ہے سراسر من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی افسانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس کذب بیانی پہ ذرا غور کیجیے۔پوری بات سمجھ آجائے گی۔

❶ ایک لمحہ کے لیے سوچئے! کیا سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے کسی ایسی رسم کے متعلق ایسے الفاظ نکل سکتے ہیں کہ جو ان کے جد اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کی ہو، تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کی ہو، خلفائے راشدین، صحابہ اور اہل بیت علیہم السلام نے بھی نہ کی ہو۔۔؟

❷ اتنا شاندار محل بننے میں کئی ماہ صرف ہوئے ہوں گے۔ایک دو دن کی تو بات ہی نہیں ہے۔لیکن وزیر کی بیوی کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ اتفاقاً بالا خانے پر جاتی ہے۔ حالانکہ محلے یا بستی میں کوئی معمولی سی تعمیر بھی ہو تو پورے محلے والوں کو پتہ ہوتا ہے۔

❸ اگر یہ اتنا عظیم الشان کام تھا تو اس واقعہ کا ذکر تاریخ کی کسی بھی کتاب میں ملنا چاہیے تھا لیکن یہ ذکر کسی بھی کتاب میں موجود نہیں نہ تاریخ اسلام میں حتی کہ شیعہ کی مستند کتابیں جن میں بارہ اماموں کا ذکر ہے کسی بھی کتاب میں حضرت سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ضمناً بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

❹ ساری داستان بادشاہ اور وزیر کے گرد گھومتی ہے جن کے محلات مدینہ منورہ میں ثابت کیے گئے ہیں اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش شیعہ کتب کے مطابق ۸۳ ہجری اور وفات ۱۴۸ھ ہے۔شیعہ کی معتبر کتاب ''چودہ ستارے'' کے مصنف نجم الحسن کراروی نے لکھا ہے کہ امام صاحب کا عہد عبدالملک بن مروان سے لے کر ابو جعفر منصور تک ہے اور عبدالملک بن مروان اموی خلیفہ ہے جس کے دور میں دارالخلافہ دمشق تھا۔اور منصور عباسی حکمران ہے اس دور میں بغداد دارالخلافہ رہا، مدینہ منورہ اس سارے عرصہ کے دوران کبھی دارالخلافہ نہیں رہا۔امویوں کا دارالخلافہ دمشق اور عباسیوں کا بغداد تھا۔جب مدینہ دارالخلافہ ہی نہیں رہا تو وہاں بادشاہ اور وزیر کے محلات کہاں سے آ گئے اور پھر اس وقت بادشاہت کا تصور ہی نہیں تھا اس دور کے حکمران خود کو خلیفہ کہا کرتے تھے۔یہ تاریخی حقائق اس داستان کے جھوٹ ہونے کا ثبوت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونڈوں کی رسم کب شروع ہوئی

کونڈوں کے بارے میں جو من گھڑت قصہ پیش کیا جاتا ہے وہ تو جھوٹا ثابت ہوا پھر ان کونڈوں کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ اور کونڈے بھرنے کی وجہ کیا ہے۔؟ آیئے اس کا تھوڑا پس منظر ملاحظہ کیجیے۔

پیر جماعت علی شاہ کے ایک مرید مصطفی علی خان نے ایک کتابچہ لکھا جو ''جواہر المناقب'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کونڈوں کی ابتدا ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور یو۔ پی سے ہوئی۔ ایک مشہور شاعر امیر مینائی گزرا ہے، اس کے بیٹے خورشید احمد مینائی نے داستان عجیب کے نام سے کونڈوں کے بارے میں کتاب چھپوا کر ۱۹۰۶ء میں تقسیم کروائی۔ رام پور سے نکل کر یہ رسم لکھنو پہنچی۔ پھر ۱۹۱۱ء میں لکھنو کے قریبی علاقوں اودھ، روہیل کھنڈ اور دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ یہاں سے آہستہ آہستہ گردش کرتی ہوئی مختلف علاقوں میں توہم پرست لوگوں کے درمیان پھیلتی چلی گئی۔

حقیقت کیا ہے۔۔۔؟

دشمنان صحابہ ہمیشہ سے اپنی دشمنی کا کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ۲۲ رجب کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی کا اظہار کرنے کے لیے اس ''رسم بد'' کو شروع کیا۔ شروع شروع میں کونڈوں کی یہ رسم خفیہ طور پر صرف شیعہ کے اندر ہی تھی، پھر انہوں نے اس رسم میں دوسروں کو شریک کرنے کے لیے نہایت ہوشیاری اور چابک دستی سے اس داستان عجیب کی من گھڑت کرامت کو سنی عوام کے سامنے پیش کیا، چنانچہ دیگر مسلمان بے چارے لاشعوری طور پر ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے جشن میں شریک ہو گئے۔

کیا یہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا دن ہے......؟

اب عوام میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن ہے اور بعض ان کی وفات کا دن ٹھہراتے ہیں لیکن حقیقت سے دونوں بے خبر ہیں۔ اس لیے کہ امام صاحب نہ اس دن پیدا ہوئے اور نہ وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے! شیعہ کتب سے ان کی پیدائش ووفات کو دیکھتے ہیں:

ب حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۵ شوال المکرم ۱۴۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ کا یوم ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ بمطابق ۲۴ مئی ۶۹۹ء ہے۔ [اسلامی انسائیکلو پیڈیا، ص:۶۲۵]

اعیان شیعہ کے نزدیک ان کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ/ ۲۴ مئی ۶۹۹ء کو ہوئی۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۱۴۸ھ/ ۷۶۵ء میں ہوئی، انہیں جنت البقیع میں اس روضے میں دفن کیا گیا جس میں ان کے والد باقر، دادا زین العابدین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ مدفون تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی وفات رجب کے مہینہ میں ہوئی نہ پیدائش۔ بلکہ وہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور شوال میں وفات پائی۔

۲۲ رجب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا دن

الف شیعی جنتریوں اور رسائل میں ۲۲ رجب کو ''یوم ہلاکت معاویہ'' لکھا جاتا ہے اور تاریخ کی معتبر کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رجب کے مہینہ میں ۶۰ھ کو وفات پائی۔

ب شیعہ کے مدرسہ ''المنتظر'' لاہور کی جانب سے ایک کیلنڈر شائع ہوتا تھا اور ایک کیلنڈر شیعہ کی دکان سیٹھ برادر شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے بھی شائع کیا جاتا تھا یہ کیلنڈر دو رنگے ہوتے ہیں ان میں خوشی کے ایام کو سرخ اور دیگر کو سیاہ رنگ سے شائع کیا گیا ہے اس میں ۲۲ رجب کی تاریخ کو خوشی کے طور پر شائع کیا گیا ہے اور ساتھ لکھا ہے کہ ''مرگ معاویہ''۔

ماہ رجب کی فضیلت

''رجب'' یہ ماخوذ ہے ترجیب سے' ترجیب کہتے ہیں تعظیم کو چونکہ یہ مہینہ عظمت و عزت والا ہے اس لیے اسے رجب کہتے ہیں اس کی جمع ارجاب رجاب اور رجبات ہے۔ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے لہٰذا اس کا احترام ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص طور پر گناہوں سے بچنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے خطبے میں ارشاد فرمایا: کہ زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصلیت پر آ گیا ہے سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں جن میں سے چار حرمت و ادب والے ہیں۔ تین پے در پے ذوالقعدہ ذوالحجہ' محرم اور چوتھا رجب جو مضر کے ہاں ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾﴾ [۹/التوبۃ:۳۶]

''مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے' اسی دن سے جب سے اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں' یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔''

ماہ رجب میں پیش آنے والے اہم واقعات

① رجب 5 نبوی میں پہلی ہجرت حبشہ عمل میں آئی جس میں حضرت عثمان و رقیہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، ابن مسعود اور ابو سلمہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہم بھی شریک تھے۔

② راجح قول کے مطابق رجب 10 نبوت/ اپریل 619ء میں نبی ﷺ کے چچا ابو طالب نے وفات پائی۔

③ رجب 2ھ/ جنوری 624ء میں نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر سریہ بنا کر 21 مہاجرین کے ساتھ ''نخلہ'' کی جانب روانہ کیا۔

④ یکم رجب 9ھ/ 14 اکتوبر 630ء کو رسول اللہ ﷺ 30000 ہزار صحابہ کیساتھ ''تبوک'' کی جانب روانہ ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ رجب 9ھ/نومبر 630ء میں شاہِ حبشہ نجاشی فوت ہوا اور نبی ﷺ نے اسکی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

⑥ 4 رجب 12ھ/14 اکتوبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق میں انبار کا علاقہ فتح کیا۔

⑦ 11 رجب 12ھ/21 اکتوبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''عین التمر'' (عراق) پر قبضہ کیا۔

⑧ 24 رجب 12ھ/5 اکتوبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''دُومۃ الجندل'' فتح کیا۔

⑨ 26 رجب 13ھ/25 ستمبر 634ء کو عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر کر دیا۔

⑩ 15 رجب 14ھ/5 ستمبر 635ء کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دمشق فتح کیا۔

⑪ 5 رجب 15ھ/13 اگست 636ء کو جنگ یرموک کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ اس معرکے میں رومیوں کی تعداد 2 لاکھ اور مسلمانوں کی تعداد 33 ہزار تھی۔ رومیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور 1 لاکھ 24 ہزار سے زائد رومی مارے گئے۔

⑫ 22 رجب 60ھ/17 اپریل 680ء بروز جمعرات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر زمامِ حکومت یزید نے سنبھالی۔

⑬ 5 رجب 92ھ/28 اپریل 711ء کو طارق بن زیاد اندلس کی فتح کیلئے طنجہ سے اسپین (اندلس) روانہ ہوئے۔

⑭ رجب 141ھ/نومبر 758ء میں عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔ قریباً 8 برس اس شہر کی تعمیر کا کام جاری رہا اور 149ھ/766ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔

⑮ بعض کے نزدیک رجب 141ھ/اگست 765ء میں حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی، لیکن یہ غلط ہے ان کی وفات ۱۴۸ھ ربیع الاول میں ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ رجب 101ھ/جنوری 720ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

⑰ یکم رجب 150ھ/2 اگست 765ء کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے۔

⑱ 27 رجب 182ھ/22 مئی 798ء کو قاضی القضاۃ امام ابو یوسف نے، جن کا نام یعقوب تھا، وفات پائی۔

⑲ 25 رجب 183ھ/اگست 799ء کو بروز جمعۃ المبارک امام موسیٰ کاظم فوت ہو کر بغداد میں مدفون ہوئے۔ ان کی اور امام محمد تقی کی قبر ایک گنبد کے نیچے بغداد میں ہے جو کاظمین کے نام سے مشہور ہے۔

⑳ رجب 204ھ/دسمبر 819ء میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

㉑ 18 رجب 218ھ/23 جولائی 833ء کو خلیفہ مامون الرشید فوت ہوا اور معتصم باللہ تخت نشین ہوا۔

㉒ 14 رجب 256ھ/4 جون 870ء کو عباسی خلیفہ مہتدی باللہ ہلاک ہوا اور معتمد علی اللہ خلیفہ بنا۔

㉓ 20 رجب 279ھ/27 ستمبر 892ء کو خلیفہ معتمد علی اللہ فوت ہوا اور معتضد باللہ تخت نشین ہوا۔

㉔ 20 رجب 479ھ/01 دسمبر 1086ء کو یوسف بن تاشفین اور الفانسو ششم کے مابین میدانِ زلاقہ میں خونریز جنگ ہوئی۔ 20 ہزار مسلمانوں نے 60 ہزار عیسائیوں کو شکست دی اور الفانسو اپنی ساری فوج کٹوا کر چند سو آدمیوں کے ساتھ فرار ہوا۔

㉕ رجب 1320ھ/اکتوبر 1902ء میں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

㉖ 18 رجب 1358ھ/3 ستمبر 1939ء کو دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔

㉗ رجب 1366ھ/3 جون 1947ء کو تقسیم ہند کا اعلان ہوا۔

㉘ 4 رجب 1367ھ/14 مئی 1948ء کو یہودیوں نے فلسطین پر غاصبانہ قبضہ جما لیا اور اسرائیل کا قیام عمل میں آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(29) رجب 1384ھ/نومبر 1964ء میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز کو سعودی عرب کا بادشاہ مقرر کیا گیا۔

(30) 22 رجب 1407ھ/23 مارچ 1987ء کو قلعہ لچھمن سنگھ (لاہور) میں ایک بم دھماکے میں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ شدید زخمی ہو گئے اور 29 رجب/30 مارچ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ انھیں بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔

بدعاتِ ماہِ رجب

(1) صلاۃ الرغائب

صلاۃ الرغائب کے بارے میں بیان کی جانے والی روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔'' اس کے بعد حدیث میں رجب کے کچھ جھوٹے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، پھر آپ ﷺ کی طرف یہ ارشاد منسوب کیا گیا ہے کہ ''جو شخص رجب کی پہلی جمعرات کے دن کا روزہ رکھے، پھر جمعہ کی رات کو مغرب و عشاء کے درمیان بارہ رکعات دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو مجھ پر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے: ((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ)) پھر سجدہ میں چلا جائے اور یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحُ)) اس کے بعد سر اٹھا کر یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے: ((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ)) بعد ازاں وہ دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے۔ اس کے بعد وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اس کی ہر حاجت پوری کی جائے گی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

اس جھوٹی روایت کے بارے میں محدثین کے اقوال:

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر گھڑی گئی ہے اور محدثین نے اس کا الزام ابن جہضم پر لگایا ہے جو ان کے نزدیک جھوٹ بولتا تھا۔'' [الموضوعات: ۲/ ۴۳۸]

ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں صلاۃ الرغائب پڑھنے کے متعلق جو احادیث مروی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی، باطل اور غیر صحیح ہیں۔ یہ نماز جمہور علماء کے نزدیک بدعت ہے جو چوتھی صدی کے بعد ظاہر ہوئی۔''

[لطائف المعارف فیما لمواسم العالم من الوظائف: ۱۲۲]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''وہ نماز جو صلاۃ الرغائب کے نام سے معروف ہے اور جس کی بارہ رکعات رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہیں اور اسی طرح شعبان کی پندرہویں رات کی سو رکعات نماز یہ دونوں نمازیں بہت بری بدعت ہیں۔ لہٰذا قوت القلوب اور احیاء علوم الدین میں ان کے تذکرہ سے دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اور نہ ہی ان کے بارے میں روایت کی گئی حدیث سے دھوکا کھانا چاہیے کیوں کہ وہ پوری کی پوری باطل ہے۔''

[المجموع للنووی: ۳/ ۳۹۷]

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''تمام حفاظِ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نماز من گھڑت ہے اور اس کے من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑت ہونے میں فن حدیث میں ادنیٰ سا علم رکھنے والے شخص کو بھی شک وشبہ نہیں۔ فیروز آبادی اور اسی طرح مقدسی نے بھی صراحتاً کہا ہے کہ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع (بناوٹی) ہے۔'' [تذکرۃ الموضوعات، ص:٤٤]

2 ماہ رجب کے مخصوص روزے

ماہ رجب کی بدعات میں سے ایک بدعت یہ ہے کہ اس میں روزے کی مخصوص فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے مخصوص روزے رکھنا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ سے اس مہینہ کے روزوں کے بارے میں کچھ بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔

حضرت خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں کہ:

''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ماہ رجب میں روزہ رکھنے والوں کے ہاتھوں پر مارتے تھے حتی کی وہ اپنے ہاتھ کھانے میں داخل کرتے یعنی روزہ توڑ دیتے تھے''

[ارواء الغلیل (٩٥٧) صحیح]

ایک جھوٹی حدیث

ماہ رجب میں روزوں کی فضیلت میں جو جھوٹی احادیث بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی رجب میں ایک دن کا روزہ رکھے اور اس میں چار رکعات اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سو مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔''

اس کے بارے میں ابن الجوزی کہتے ہیں:

''یہ رسول اللہ ﷺ پر گھڑی ہوئی حدیث ہے۔'' [الموضوعات:٢/٤٣٥]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ماہ رجب کی فضیلت یا اس کے روزوں کی فضیلت یا اس میں کسی متعین دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روزہ کی فضیلت یا اس کی کسی متعین رات کے قیام کی فضیلت کے بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے جو قابل حجت ہو۔ اور مجھ سے پہلے یہی یقینی بات امام ابو اسماعیل الہروی نے بھی کہی ہے۔"

[تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب: ۷۱]

علی بن ابراہیم العطار رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن ابراہیم العطار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

"رجب کے روزوں کے متعلق جو کچھ بھی روایت کیا گیا ہے وہ سب من گھڑت، ضعیف اور بے بنیاد ہے۔" [الفوائد المجموعہ: ۳۹۲]

رجب کی ستائیسویں رات کی عبادت اور اگلے دن کا روزہ

لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء و معراج کا جو معجزہ ہے یہ رجب کی ستائیسویں رات کو پیش آیا تھا۔ اسی لیے وہ اس رات میں خصوصی عبادت کے قائل ہیں اور اگلے دن روزہ رکھنا مستحب سمجھتے ہیں۔

کیا رجب کی ستائیسویں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔۔۔؟

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ہے کہ واقعہ اسراء و معراج کی تاریخ کے بارے میں اہل علم کے مابین شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں دس سے زیادہ اقوال نقل کیے ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے ایک سال قبل (ماہ ربیع الاول ۱۲ نبوی) میں پیش آیا۔ یہ ابن سعد وغیرہ کا قول ہے اور یہی بات نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بالیقین کہی ہے، جب کہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ابن ابی العز حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس تاریخ (ہجرت سے ایک سال قبل) کو بالجزم ذکر کیا ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۲۲۴]

اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے آٹھ ماہ قبل (ماہ رجب ۱۲ نبوی) میں پیش آیا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے چھ ماہ قبل اور چوتھا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے گیارہ ماہ قبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش آیا۔ اور کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ کہا۔ [فتح الباری: ۲/۲۵۷]

مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''الرحیق المختوم'' میں اہل سیر کے چھ اقوال ذکر کیے ہیں، ان میں سے ایک قول علامہ منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ واقعہ نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب کو پیش آیا، پھر انہوں نے اسے اس بنا پر صحیح ماننے سے انکار کیا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے ہوئی، یعنی نبوت کے دسویں ماہ رمضان میں۔ جب کہ نمازیں معراج کی رات فرض کی گئیں۔ لہٰذا معراج کا زمانہ ان کے بقول اس کے بعد کا ہوگا اس سے پہلے کا نہیں۔ اسی طرح انہوں نے وہ دو اقوال بھی غیر صحیح قرار دیئے جو اس سے بھی پہلے کی تاریخ بتاتے ہیں۔ رہے باقی تین اقوال (نبوت کے بارہویں سال ماہ رمضان میں، نبوت کے تیرہویں سال ماہ محرم میں اور نبوت کے تیرہویں سال ماہ ربیع الاول میں) تو ان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ ان میں سے کسی کو کسی پر ترجیح دینے کے لیے کوئی دلیل نہیں مل سکی۔ تاہم ان کے بقول سورہ اسراء کے سیاق سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکی زندگی کے بالکل آخری دور کا ہے۔ [الرحیق المختوم: ۱۹۷]

معلوم ہوا کہ اس میں اہل سیر کا کثیر اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے ۲۷ رجب، بعض نے ماہ رمضان، بعض نے محرم، بعض نے ماہ ربیع الاول کہا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے آخیر میں پیش آیا۔ (واللہ اعلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام:

ماہ رجب میں کونڈوں کا بھرنا مخصوص روزے رکھنا اور دیگر عقائد رکھ کر عبادات کرنا، کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ یہ بدعتیں ہیں جن کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ کچھ لوگ اپنی سمجھ کے مطابق ایک کام شروع کرتے ہیں اور پھر اسے بطور عبادت وثواب سمجھ کر اس کی ترویج شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ثواب والا عمل وہی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے تصدیق فرمائی ہو اللہ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خسارے میں ہیں اور ان کے دنیوی زندگی کے تمام تر کام بے کار ہیں حالانکہ ان کا خیال ہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ [۱۸/الکہف:۱۰۳-۱۰۴]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ))

”(دین میں) ہر نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہوتی ہے۔“

[صحیح جامع الصغیر (۱۳۵۳) وابو داؤد (۴۶۰۷) والنسائی (۱۵۷۸)]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

”جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔“

[بخاری، الاعتصام بالکتاب والسنة، باب اثم من آوی محدثا (۷۳۰۶)]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کی پیروی اور بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخوکم

محمد عظیم حاصلپوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو خصوصاً خواتین امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے (کونڈے) حلوہ وغیرہ سے بھر کر گھروں میں تقسیم کرتیں ہیں اور اس کے فیوض وبرکات پر عجیب وغریب داستانیں سناتیں ہیں جبکہ حقیقت میں شریعت میں ماہ رجب میں اس قسم کی بدعات کا کوئی تصور نہیں اور نہ ہی اس طرح کی ماہ رجب میں دیگر رسومات جو موجودہ دور میں ہیں، اسلام نے انکا کوئی تصور پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں مختصر طور پر کونڈوں کی کہانی اور ماہ رجب میں کئے جانے والے افعال کا جائزہ لیا گیا ہے کہ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

کونڈوں
کی کہانی